یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

اس کے بعد یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی نشست شروع ہوئی۔اس میں ستر طلباء نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم رخشان بٹ صاحب نے تلاوت کی اور دانیال خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

☆ اس کے بعد شاہ نواز صاحب نے پریزنٹیشن دی۔انہوں نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی آف البرٹا میں Bio Resource ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور Wind Turbines پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ کس طرح ان میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ وہ اپنی ریسرچ میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ Bio degradable system زیادہ بہتر ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ سولر انرجی کے مقابل پر Wind Turbine کے ذریعہ کتنی کم یا زیادہ توانائی پیدا کی جاسکتی ہے؟

اس پر شاہ نواز صاحب نے بتایا کہ اس کا انحصار panels پر ہوتا ہے۔شمسی توانائی wind energy سے زیادہ مؤثر نہیں ہے۔اگر شمسی توانائی کے 25 پینلز سے 5 کلوواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے تو ونڈ سے 1.47 میگاواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ایک پینل کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ کیا یہ cost effective ہوتا ہے یا نہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ ایک پینل کی کیا قیمت ہوتی ہے لیکن توانائی پیدا کرنے کے دیگر پرانے ذرائع کی نسبت اس کو زیادہ cost effective نہیں سمجھا جاتا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے ونگ بنانے کے لئے فائبر گلاس استعمال ہوتا ہے جو کہ پٹرولیم سے بنتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے wing کے دو حصے ہوتے ہیں جو آپس میں جوڑے جاتے ہیں لیکن اندر کچھ خلا ہوتا ہے۔ونگ کے ایک حصہ کی لمبائی 38 میٹر تک ہوتی ہے اور کُل لمبائی 90 میٹر کے قریب ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم کسی windmill کو دیکھتے ہیں تو دیکھنے میں اتنی لمبی نہیں لگتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار

میں اتنی لمبی نہیں لگتیں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار

فرمایا کہ البرٹا میں کتنی windmill ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ انرجی سیکٹر کا 9 فیصد حصہ ہیں۔لیکن ابھی تک cost effective نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے اپنے پراجیکٹ کے بارہ میں بتایا کہ ابھی تک ونڈ مل بنانے کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں وہ non-renewable ہوتی ہیں اس لئے اب اس کے بدلے میں کوئی اور چیزیں تلاش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا کوئی ایسی کمپنی ہے جو ونڈ مل بناتی ہو؟

موصوف نے عرض کیا کہ اس پر یورپ میں کچھ کام ہو رہا ہے۔وہ اس کا ایک چھوٹا version بنا رہے ہیں جس سے 10 کلوواٹ انرجی بن سکتی ہے لیکن وہ بھی پٹرولیم سے بنی ہوئی فائبر گلاس استعمال کرتے ہیں۔اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اسے مکمل طور پر bio degradable بنادیں۔

☆ **اس کے بعد فرہاد احمد قریشی صاحب نے پریزنٹیشن دی۔** موصوف نے بتایا کہ وہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان سے آئے ہیں اور یونیورسٹی آف کیلگری میں میڈیکل سائنس میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔**ان کی ریسرچ انسانی دماغ میں Sound Signals کے بارہ میں ہے۔** ہم مختلف فریکوئینسی کی آوازیں سنتے ہیں جو دماغ کے مختلف حصوں میں جاتی ہیں جس کے ذریعہ سے مختلف neuron متحرک ہوجاتے ہیں۔نیوران کی یہ حرکت الیکٹریکل سگنل پیدا کرتی ہے جن کا electrodes کے ذریعہ پتہ لگ سکتا ہے۔اس طرح ہم ایک چوہے کو مختلف قسم کی آوازیں سنا کر اس کے دماغ کو پڑھتے ہیں۔اس ریسرچ کے ذریعہ سماعت کے آلوں کے بارہ میں علم بھی بڑھ سکتا ہے۔

اس presentation کے حوالہ سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ چوہوں پر یہ تجربہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ کوئی دوسرا جانور کیوں نہیں استعمال کیا گیا؟

اس پر موصوف نے کہا کہ چوہے کی سماعت کی رینج ایک hertz سے لے کر 100 Kilohertz تک ہے جس میں انسان کی hearing range بھی آجاتی ہے جو 20 سے لے کر 20 kilohertz تک ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ چوہوں کی کالونیاں آسانی سے reproduce کی جاسکتی ہیں۔انہیں آسانی سے رکھا بھی جاسکتا ہے اور بہت سستی بھی ہوتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا اس ریسرچ کے ذریعہ اُن لوگوں کی سماعت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے جو مشکل سے سنتے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ طریقہ ہر قسم کے آلۂ سماعت کو دیکھ سکتا ہے۔اس طرح ان میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ ہم آلۂ سماعت کا دماغ کے اندر پیدا ہونے والا ریسپانس پڑھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اس کو کس طرح بہتر بنایا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔اس طرح تو آپ ہر ایک کے لئے علیحدہ آلۂ سماعت بنائیں گے لیکن عام طور پر تو ایک ہی قسم کی hearing aid ہوتی ہے جو وہ مارکیٹ میں دے دیتے ہیں۔لیکن اگر آپ ہر شخص کے لئے علیحدہ hearing aid بنائیں تو کیا یہ cost effective ہوگا؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ مجھے اس کا علم نہیں کیونکہ ابھی ریسرچ کا آغاز ہے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اگر mouse کو اس کی سماعت کی طاقت سے بڑھ کر high sound waves سنائی جائیں تو اس کا ان پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ایک خاص range تک جانور ریسپانس دیتا ہے لیکن جب اس کی range سے زیادہ فریکوئینسی والی آواز سنائی جائے تو جانور اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔

☆ ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ کیا اس طریق کے مطابق ہم جانوروں کو commands دے سکتے ہیں یا انہیں کنٹرول کر سکتے ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا میں ایک تجربہ ہوا۔انہوں نے وہاں ایک شخص کے دماغ کے signals فرانس میں بیٹھے ہوئے شخص کے دماغ کو بھیجے تھے۔ان دونوں کے سروں پر electrodes لگائے جاتے ہیں جو ان signals کو encode کر لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ یہ سب کچھ انٹرنیٹ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک طالبعلم فرخ صاحب نے بتایا کہ وہ پٹرولیم انجینئرنگ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔آپ پٹرولیم انجینئرنگ کر رہے ہیں لیکن یہاں تو پٹرول ختم ہو رہا ہے۔

☆ اس کے ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ پاکستان سے ایم بی بی ایس کر رہے تھے اور فائنل ایئر میں تھے لیکن حالات کی وجہ سے کینیڈا آنا پڑا۔انہوں نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو ہیں اس لئے گھانا یا کیریبین (Caribbean) میں سے کہیں جاکر ڈگری مکمل کر لیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا گھانا یا کیریبین (Caribbean) ممالک کی ڈگری یہاں چل جاتی ہے؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ یہاں ان کی ڈگری نہیں چلتی کیونکہ فارن میڈیکل گریجوایٹس کے لئے یہاں سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یہاں آکر اپنی ڈگری کو اَپ ڈیٹ کرنا پڑتا ہے۔یہاں کی ڈگری کے برابر ایک کورس کرنا پڑتا ہے۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ کے ذہن میں گھانا کا کیوں خیال آیا؟

اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو ہیں۔اس لئے جہاں بھی حکم ہوگا چلے جائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ گھانا سے پتہ کروایا ہے کہ وہاں داخلہ وغیرہ مل جائے گا اور فیس وغیرہ کیا ہوگی؟

اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ انہوں نے گھانا سے پتہ کروایا ہے۔ وہ پاکستان کی یونیورسٹی کے credentials کو مان لیتے ہیں۔ان کے دو بھائی بھی پاکستان سے آئے ہیں اور وہ ان کے credentials کو بھی مان رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ٹھیک ہے۔پھر گھانا چلے جاؤ۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ میں نے پچھلی دفعہ پوچھا تھا کہ ہم اس معاشرہ میں دجال کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔اس بات کو تو تین سال ہوگئے ہیں۔تین سالوں میں دجال نہیں پہچانا گیا؟

☆ اس کے بعد طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم

سیاست میں کرپشن سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اگر دجال پہچانا گیا تو سیاست بھی پہچانی گئی۔ سیاست میں corruption کیا ہے؟ کرپشن کا نام ہی سیاست ہے۔ اس سے بچنے کا طریق ایک ہی ہے کہ اسلامی نظام رائج ہوجائے۔ یہ نظام تو اس وقت مسلمان ملکوں میں بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو۔ اور جو حکومت میں سیاستدان ہیں ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ اصل جمہوریت representation کے ذریعہ ہوتی ہے یعنی لوگوں نے جو تمہارے سپرد امانتیں کی ہیں ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ لوگوں نے جو اعتماد کیا ہے اس اعتماد پر پورا اترو اور اس کا صحیح طرح سے honour کرو۔ لیکن یہ چیز تقویٰ سے ہی پیدا ہوسکتی ہے۔ اسلامی جمہوریت میں پارٹی affiliation نہیں ہوتی اور نہ ہی ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ بلکہ جو بھی کام کرنا ہے اس میں انصاف اور سچائی ہونی چاہئے۔ جب یہ ساری چیزیں پیدا ہوجائیں گی تو سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔ اب سیاست انفرادی طور پر تو نہیں ہے بلکہ پارٹی یا پھر مخالفت اور دشمنی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ کل رات کو امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔ اس کے بارہ میں حضور کا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔ اور صدر کوئی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تو نہیں ہوتا۔ اس نے اگر کوئی بھی قانون enact کرنا ہے تو اس کو ایک procedure سے گزرنا پڑے گا۔ ایک بِل آئے گا۔ پھر کیبنٹ میں اس پر بحث ہوگی۔ پھر کانگریس میں بحث ہوگی۔ پھر سینیٹ میں بحث ہوگی اور اس کے بعد ہی کوئی قانون بنے گا۔ اس لئے راتوں رات تو تبدیلی نہیں آئے گی۔ ان کے ہاں سینٹ اور کانگریس وغیرہ میں بھی لابیاں بنتی ہیں۔ ہر ایک چیز کی لابی بنی ہوتی ہے۔ تو کیا مسلمانوں کی اور دوسری minorities کی لابیاں نہیں ہوں گی؟ لوگوں نے بے شک Trump کو ووٹ دے دیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی ساری پالیسیز پر عمل ہو۔ بہت ساری چیزیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اس کی اپنی پارٹی Republican کی بہت ساری پالیسیز اس کی باتوں کے خلاف ہیں اور سینیٹ میں ان کی majority ہے۔ اس لئے ایسی پالیسیز بننے میں اور ان پر عمل کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ یہ نہیں ہوگا کہ وہ ایک رات میں ہی انقلاب برپا کردے گا۔ وہ کوئی ضیاء الحق تو نہیں کہ مارشل لاء آرڈر جاری کیا جو قانون بن گیا۔

☆ اس طالبعلم نے عرض کیا کہ میں واقفِ نو ہوں اور ایک واقفِ نَو کی زندگی کیسی ہونی چاہئے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** اگر وقفِ نو کی کلاس ہونی ہے تو پھر وہیں پوچھ لینا تاکہ باقی سارے واقفینِ نَو کو بھی پتہ لگ جائے۔ جس طرح میں اپنے خطبوں میں بیان کرتا رہتا ہوں ہر احمدی کی زندگی ویسی ہی ہونی چاہئے۔ ابھی پچھلے جمعہ کو میں نے خطبہ دیا ہے جن میں پندرہ سے بیس پوائنٹس دیئے ہیں۔ اس کو سن کر بھی پتہ نہیں لگا کہ کیسی ہونی چاہئے؟

☆ اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ Trump کے الیکشن کے بعد اور ایک بڑی جنگ کے ہونے کے خطرہ کے حوالہ سے جماعت کی کیا پالیسی ہے؟ اگر ہمیں ملک کے لئے لڑنا پڑے تو کیا کرنا چاہئے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** اگر آپ کسی ایک ملک کے شہری ہیں اور جنگ میں military service لازمی ہے تو پھر آپ کی مجبوری ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ یہ ڈیوٹی ادا کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی چھوٹے ملک سے لڑنا آپ کے ملک کی طرف سے ظلم ہے تو آپ اپنا ملک چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپ ملک میں رہ رہے ہیں اور ملک کے شہری ہیں آپ کے لئے لازمی ہے کہ اُن تمام قوانین کے مطابق رہیں جو ملک آپ سے چاہتا ہے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں جو خرابیاں ہیں ان کا سلسلہ کتنے عرصہ تک چلے گا؟

اس پر حضورانور **ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ العزیز نے **فرمایا:۔** آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کا دین بگڑ جائے گا۔ اور اس حد تک بگڑ جائے گا کہ جب وہ اپنے علماء کے پاس بھی جائیں گے تو وہ ایسے لوگ دیکھیں گے جو جانوروں کی طرح ہوں گے جو ان کی رہنمائی کرنے کی بجائے ظلم کرنے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ جب نظام بگڑا ہوگا تو سب کچھ ہی بگڑا ہوگا۔ اس زمانہ میں مسیح موعود آئے گا اور تم مسیح موعود کو مان لینا۔ اور آنحضرت ﷺ نے اور قرآن کریم نے اس کی نشانیاں بھی بتائیں۔ تو یہ وہی زمانہ ہے۔ اب جب تک یہ مسلمان اس آنے والے کو نہیں مانتے یہ اسی طرح بگڑے رہیں گے۔ اس لئے ہمارا زیادہ سے زیادہ کام ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو ہر جگہ پہنچانے کی کوشش کریں تا یہ بگاڑ جلد سے جلد ختم ہو۔ یہ قومیں تو آپس میں ہی لڑ کر اپنے آپ کو تباہ کرلیں گی۔ دیکھو عراق نے اپنا آپ تباہ کرلیا۔ ایک وقت تک تو امریکہ کی گود میں گرے رہے اور ان کے لئے امریکہ سب کچھ تھا۔ لیکن دوسرے وقت میں امریکہ نے ان کو تباہ کردیا۔ تو جب یہ لوگ اللہ کی بجائے دنیاداروں کی طرف جھکیں گے یا دنیاوی حکومتوں کی طرف جھکیں گے تو پھر تباہیاں ہی ہوں گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے اور بندوں کے حق ادا نہیں کرتے وہ اپنا بگاڑ ختم نہیں کرسکتے۔ ابھی امانت کی بات ہوئی ہے کہ امانت کا حق ادا کرو۔ مسلمان ممالک میں حکومتیں اپنی عوام کا حق ادا نہیں کر رہیں۔ اسی طرح جو وہاں کے لوگ ہیں وہ بھی ایمانداری سے حق ادا نہیں کر رہے۔ اور علماء نے بھی ہر جگہ بگاڑ پیدا کر رکھا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو ماننے کو تیار نہیں تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کب تک چلے گا۔ یا تو یہ لوگ اسی طرح آپس میں لڑ مر کے تباہ ہوجائیں گے یا دوسری قومیں ان کو کمزور کر کے ان پر قبضہ کرلیں گی۔ اب یہ سارے ملک کمزور ہوچکے ہیں۔ ان ملکوں میں اونچی اونچی عمارتیں ہوتی تھیں۔ ایک زمانہ میں بیروت پیرس کہلاتا تھا لیکن اب تباہ ہوگیا۔ بغداد بھی یورپین شہر کے برابر تھا لیکن ختم ہوگیا۔ مٹی کا ڈھیر بن گیا۔ اسی طرح شام کے سارے علاقے دمشق وغیرہ تباہ ہو رہے ہیں۔ یہ اسی لئے ہو رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے تباہیاں چلتی رہیں گی۔

☆ ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تیسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو مسلمان ممالک سے شروع ہوگی۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** مسلمان ملک سے شروع ہو یا کسی بھی ملک سے لیکن مغرب اس میں ضرور involve ہوگا۔ کیونکہ مسلمان ممالک تو West کے بغیر لڑ ہی نہیں سکتے۔ اور پھر مختلف blocks بن جائیں گے۔ ویسے تو اب کہا جارہا ہے کہ Trump کے جیتنے سے روس اور امریکہ شاید ایک ہوجائیں۔ اگر یہ اکٹھے ہوتے ہیں تو چین اپنا بلاک بنانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے جب تک ساری صورتحال واضح نہیں ہوجاتی، ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن بہرحال یہ ثابت شدہ ہے کہ اگر World War ہوتی ہے تو یورپ بھی محفوظ نہیں اور کینیڈا اور امریکہ بھی محفوظ نہیں اور ایشیاء بھی محفوظ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو تباہی آنی ہے اس میں جزائر کے رہنے والے بھی محفوظ نہیں اور ایشیاء تُو بھی محفوظ نہیں اور مغرب میں رہنے والے بھی محفوظ نہیں۔ کوئی خدا تمہیں نہیں بچائے گا۔ کیونکہ یہ خدا کو چھوڑ بیٹھے۔ جس خدا کو مانتے ہیں وہ انہیں بچا نہیں سکتا۔ اور مسلمان جس واحد خدا کو مانتے ہیں اس کا حق ادا نہیں کر رہے، اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے حق کے ساتھ لوگوں کے حق ادا کرو۔ کون حق ادا کر رہا ہے؟ حکومتیں عوام کو لوٹ رہی ہیں اور عوام اپنی حکومتوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ تیسری دنیا کے جتنے بھی مسلمان ملک ہیں وہاں جب بھی کوئی سیاستدان یا لیڈر آتا ہے تو سب سے پہلے ان کے اپنے سوئس (Swiss) اکاؤنٹ بھرنے شروع ہوتے ہیں اور اس کے بعد ملک کی ترقی ہوتی ہے۔ جب تک ایسا رہے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ اب یہ جو جنگیں ہو رہی ہیں یہ بھی عذاب ہی ہے۔ ضروری نہیں کہ زلزلہ اور طوفان اور آندھیاں اور Hurricanes آئیں تو تب ہی عذاب آتا ہے۔ جنگیں بھی عذاب کی ایک صورت ہیں جو آیا ہوا ہے لیکن مسلمان اس کو realize ہی نہیں کر رہے۔

☆ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ پچھلے دنوں جب انڈیا اور پاکستان کی جنگ کی بات ہو رہی تھی تو میرے سنّی دوست کہہ رہے تھے کہ اگر پاکستان میں غیر مسلم بھی ہمارے ساتھ لڑیں تو وہ بھی جہاد ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** اگر کوئی حملہ ہوتا ہے اور اس میں اگر پاکستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ اگر ہندوستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ جو بھی ظلم کے خلاف لڑتا ہے اور اپنے ملک کے دفاع کے لئے لڑتا ہے تو اسے کوئی دینی جنگ نہیں کہیں گے۔ یہ ہندو مذہب کے ساتھ جنگ نہیں ہوگی یا عیسائیت اور اسلام کی جنگ تو نہیں ہو رہی۔ یہ تو ملکوں میں Geo political war ہے۔ جو فوجی اس میں اپنے ملک کی خاطر لڑ رہا ہے وہ جہاد ہی کر رہا ہے۔ ملک کی خاطر قربان ہونے والا شہید ہی ہوتا ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ جب حضورانور لندن میں ہوتے ہیں تو حضور کی daily routine کیا ہوتی ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ آپ کو میری یہاں کی daily routine کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اور لندن میں میری daily routine یہاں کی نسبت زیادہ سخت ہوتی ہے۔ میں لندن میں یہاں کی daily routine سے زیادہ busy ہوتا ہوں۔ صبح سے لے کر رات تک۔ ہفتہ میں ساتوں دن۔ اور دن میں بہت سے گھنٹے۔ اب میں ساری چیزیں تو detail سے نہیں بتاسکتا۔ پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء کی یہ نشست آٹھ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام طلباء کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے۔